1050 ـ رات کو محفل موسیقی منعقد کرنا

سوال

بعض علاقوں اور شہروں میں گانے بجانے اور موسیقی کی محفلیں اور ادبی مجلسوں میں مختلف قسم کے ڈراموں کی محفلیں سجائی جاتی ہیں جس میں ملکی اور غیر ملکی ساز اور موسیقی بجائی جاتی ہے، اور ہر جگہ سے فنکار اور اداکار بلائے جاتے ہیں، اور بعض اوقات اس میں داخلہ ٹکٹ اور بعض اوقات بغیر ٹکٹ ہوتا ہے.
جناب والا سوال یہ ہے کہ:
اس طرح کی شامیں اور محفلیں سجانے اور تفریح کے لیے وہاں جا کر ان محفلوں کو دیکھنے اور سننے کا حکم کیا ہے ؟
اور کیا میں اس طرح کی محفلوں میں ملی نغمیں گانے کے لیے شریك ہو سكتا ہوں ؟
اس معاملہ میں ہم مشکل سے دوچار ہیں کیونکہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس طرح کی محفلیں منعقد کرنا اور اس میں شرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ تفریح کی ایك قسم ہے، اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حرام ہے، اس لیے آپ اس سلسلہ میں فتوی دے کر عند اللہ ماجور ہوں، اللہ تعالی آپ کو برکت سے نوازے، اور آپ سے اسلام کو نفع پہنچائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سب افراد کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنے پوشیدہ اور ظاہری امور میں اللہ تعالی کے مراقبہ کا خیال کریں، انہیں علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی پر زمین و آسمان کی کوئی چیز مخفی نہیں.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور تم زاد راہ حاصل کروں اور سب سے بہتر زاد راہ تقوی ہے، اور اے عقلمندو تم میرا تقوی اختیار کرو.

یعنی اے عقل و دانش رکھنے اور زندہ دل رکھنے والو تم سب اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو، اور اللہ تعالی کو راضی کرنے والے اعمال کرو جس کا نفع دنیا و آخرت میں تمہیں ہی ملے گا، لیکن جو عقل و دانش نہیں رکھتے وہ لوگ اپنی عقلوں اور ہمت کو اللہ تعالی کے غضب والے کاموں میں صرف کرتے ہیں.

سائل نے جن محفلوں کے متعلق دریافت کیا ہے جن میں ہر جگہ سے فنکار اور موسیقار اور اداکار بلائے جاتے ہیں،

جن میں ٹکٹ اور بغیر ٹکٹ داخلہ ملتا ہے، ان سب محافل میں شریك ہونا، یا انہیں دیکھنا، یا اس میں تعاون و تائید کرنا، یہ سب کچھ حرام ہے.

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو لغو باتیں خریدتے ہیں، تا کہ بغیر کسی علم کے اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکیں، اور اسے مذاق بنائیں، انہیں لوگوں کے لیے ذلت ناك عذاب ہے لقمان (6)

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما قسم اٹھایا کرتے تھے کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے.

اور بلا شك و شبہ یہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنا، اور اوقات کو قتل اور ضائع کرکے لوگوں کو اللہ کی راہ سے ہٹانا ہے.

ابو عامر اور ابن مالك اشعری رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہونگے جو زنا اور ریشم اور شراب اور گانا بجانا حلال کر لینگے "

اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

زنا، ریشم، شراب، اور گانا بجانا حلال کرنے کا معنی یہ ہے کہ: اصل میں یہ سب چیزیں حرام ہیں، اور کلمہ " لیکونن " یعنی میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہونگے " سے پتہ چلتا ہے کہ یہ چیز مستقل میں ہوگی تو اس طرح معنی یہ ہوا کہ: اس امت میں کچھ لوگ ایسے آئینگے جو اپنے لیے زنا اور ریشم اور گانا بجانا حلال اور مباح کر لینگے.

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا ثابت ہے کہ:

" اس امت میں خسف و قذف اور مسخ ہوگا، تو ایك شخص کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ کب ہوگا ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

" جب شراب نوشی کی جانے لگے گی اور لوگ گانے والی لونڈیاں رکھیں گے، اور گانا بجانا شروع کر دینگے "

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے.

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ یہ سب انجام اور سزائیں کسی حرام کام کی بنا پر ہی ہوتی ہیں، بلکہ کسی کبیرہ گناہ

کی پاداش میں دی جاتی ہیں، ولا حول و لاقوۃ الا باللہ.

متقدمین علماء کرام ۔ مثلا امام احمد ۔ نے بیان کیا ہے کہ آلات لہو ولعب یعنی گانے بجانے کے آلات مثلا گٹار اور بانسری وغیرہ یہ سب کچھ حرام ہیں، تو اس دور میں پائے جانے والےموسیقی کے آلات تو بدرجہ اولی حرام ہونگے کیونکہ یہ اس دور کے آلات سے زیادہ پرفتن ہیں.

اس بنا پر اس طرح کی موسیقی کی محافل سجانا حرام ہیں، ان محافل کو منعقد کرنے والوں کو اللہ سے ڈرتے ہوئے اللہ کا تقوی اختیار کرنا چاہیے اور اسی طرح بچوں کے سربراہان اور والدین کو بھی چاہیے کہ وہ اس طرح کی محفلوں میں بچوں اور اپنے اہل و عیال کو مت لے جائيں، اور نہ ہی خود شریک ہوں.

انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ایسا کرنے سے گنہگار ہو رہے ہیں اور انہیں کل قیامت کے روز اس فعل کے متعلق جوابدہ بھی ہونا ہوگا، اور انہیں یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ تفریح اور نفسی راحت صرف اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری اور اللہ کی کتاب قرآن مجید اور سنت نبویہ کو حفظ کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے، اور روزہ رکھنے اور نماز کی پابندی کرنے اور حرمین شریفین کی زیارت کرنے، اور جہاد فی سبیل اللہ، اور اللہ تعالی کی دین کی نشرواشاعت کرنے، اور دوسرے نیکی و بھلائی کے کاموں میں ہی ہے.

جیسا کہ نفس کو راحت اور تفریح ان امور سے حاصل ہوتی ہے جو مباح کام ہیں، مثلا تیراکی سیکھنا، اور نشانہ بازی کرنا، اور گھڑ سواری کرنا، اور اسی طرح سمندر پر سواری کرنا، اور پارک یا دوسری تفریح گاہوں میں جانے سے حاصل ہوتی ہے.

لیکن ان جگہوں میں جانے میں بھی اسلامی آداب کا خیال کرنا ہو گا اور اخلاق فاضلہ اپنانا ہونگے.

اللہ تعالی سب کو خیر و بھلائی کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور ہمیں اپنی ناراضگی اور عذاب والے کام کرنے سے محفوظ رکھے.

اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنےوالا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.